جلد ۲۶ | ۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۴ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰۲


# چوپاؤں کے ذبح کرنے کی ممانعت ملک و قوم کیلئے نقصان رساں ہے

کچھ عرصہ سے گائے ذبح کرنے کے خلاف ہندوستان کے مختلف حصوں میں شور مچا ہوا ہے۔ اور آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فرسودہ اور ہندو مسلمانوں میں ناچاقی کی بہت بڑی وجہ کو منظم طریق پر پیش کیا جا رہا ہے کنبھ کے میلہ پر اس بارے میں ایک خاص جلسہ منعقد کر کے یہ طے کیا گیا۔ کہ "ہر ہندو کا یہ قومی اور وطنی فرض ہے۔ کہ گاؤ کشی کو بند کرائے" اور یوں بھی برادران وطن کی طرف سے حفاظتِ گائے کے متعلق سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ اور گاؤ کشی سے زراعت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور دودھ دہی کی کمی ہوتی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ گوشت کے لئے جو گائے بیل ذبح کئے جاتے ہیں۔ وہ عموماً ناکارہ ہوتے ہیں۔ یعنی گائیں دودھ دینے اور بیل مشقت کا کام کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں لیکن اگر وہ ایسے نہ ہوں۔ تو بھی چوپاؤں کی کثرت اعلےٰ نسل اور اعلےٰ درجہ کے کار آمد بیلوں اور گایوں کی پرورش میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ چارہ کی کمی۔ اور غور و پرداخت میں کوتاہی کا واقعہ ہونا لازمی امر ہے۔ لیکن افسوس کہ جہاں گائے کے حامیوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ وہاں وہ یہ کہتے ہوئے بھی نہیں تھکتے۔ کہ ان کی طرف سے گائے کے ذبح کرنے کے خلاف تگ و دو قومی اور وطنی فرض کی ادائیگی ہے۔ بحالیکہ یہ طریقِ عمل قوم اور وطن کو سخت نقصان پہونچانے والا ہے۔

حال میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ اور خود ہندو اخبارات نے شائع کی ہے۔ کہ پولینڈ کی حکومت نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے یہودیوں کے لئے مذہبی تقاریب پر جانوروں کے ذبح کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس قانون کے خلاف اظہار ناراضگی کے لئے پولینڈ کے ۳۵ لاکھ یہودیوں نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ گوشت نہیں کھائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی لکھا ہے:- یہودیوں کے لئے مذہبی تقاریب میں جانوروں کے ذبح کرنے کی ممانعت کے بل کی وزیر زراعت نے اس بنا پر سخت مخالفت کی۔ کہ اگر اس بل نے قانون کی صورت اختیار کر لی۔ تو اس صورت میں پولینڈ کے کسانوں کو سخت نقصان پہونچنے کا امکان ہے۔ چونکہ بل پاس کر دیا گیا۔ اس لئے یہود نے بھی اظہار ناراضگی کے لئے وہ طریق اختیار کیا۔ جو اس نقصان میں اضافہ کا موجب ہو۔ یعنی انہوں نے آئندہ بالکل گوشت نہ کھانے کا فیصلہ کر لیا۔ گویا جانوروں کے ذبح نہ کرنے سے ملک کو فائدہ نہیں۔ بلکہ نقصان پہونچتا ہے۔ اور اس کی تصدیق پولینڈ کے وزیر زراعت کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر مسلمان اپنی جائز ضروریات کے لئے گائے ذبح کریں۔ تو اس سے ملک کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور ہندو اسے اپنا قومی اور وطنی فرض سمجھتے ہیں۔ کہ کسی ایک گائے اور بچھڑے کو بھی ذبح نہ ہونے دیں۔

کیا وہ لوگ جو ذبح گائے کے خلاف اس شدت سے زور لگاتے رہتے ہیں کہ مسلمانوں کو عید اضحیٰ کے موقعہ پر بھی اپنا مذہبی فریضہ ادا کرنے سے بجبر روکتے ہیں۔ وہ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔ کہ ان کا یہ طریقِ عمل نہ صرف ہمسایہ قوموں کے متعلق رواداری کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ قومی اور ملکی لحاظ سے بھی سخت نقصان رساں فعل ہے۔

# ریاست بڑودہ کا قابلِ تعریف اقدام

جنتر منتر کرنے والوں۔ رمالوں۔ عاملوں اور سونا چاندی بنانے کے دعوے داروں وغیرہ نے عام طور پر جاہلوں۔ اور بعض اوقات لکھے پڑھے مگر مصیبت زدہ لوگوں کو روز روشن میں علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ سے لوٹنے کے جو ڈھنگ نکال رکھے ہیں۔ وہ فلاکت زدہ اہلِ ہند کے لئے بہت بڑی مصیبت اور تباہی کا موجب بن رہے ہیں۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ہر صوبہ کی حکومت ایسے لوگوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم اول کے نیچے)

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## بے اعتبار زندگی

"ان لوگوں پر مجھے تعجب آتا ہے۔ جو زندگی پر اعتبار کرتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان پر آنی موت وارد ہوتی ہے۔ ایک شخص بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا۔ انہوں نے اس کی نبض دیکھ کر کہا۔ کہ فوراً گھر چلے جاؤ۔ اور پاس والوں کو کہا۔ کہ اگر کسی نے مردہ چلتا ہوا دیکھنا ہو۔ تو اس کو دیکھے۔ وہ گھر پہونچ کر فوراً مر گیا۔ ایسا ہی خلیفہ محمد حسین پٹیالہ والے کچہری سے گھر جا کر ایک زینہ پر گرے۔ اٹھے اور دوسرے پر گرے اور جان نکل گئی"

(بدر ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲ مئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالے کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج بعد نماز عصر جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ بنت رشید احمد خان صاحب پنشنر ہیڈ کنسٹبل سہارن پور کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔

افسوس میاں محمد رمضان صاحب مہاجر متوطن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ آج بعمر ۵۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

### بقیہ صفحہ اول

معلوم ہوا ہے کہ ریاست بڑودہ نے اس قسم کی فریب کاریوں کے خلاف ضروری قدم اٹھانے کا تہیہ کیا ہے۔ چنانچہ سرکاری گزٹ میں ایک جدید قانون کا مسودہ شائع کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ فریب کار پنڈتوں اور مولویوں سے ریاست کو نجات دلائی جائے۔ گزٹ میں لکھا ہے کہ جنتر منتر کرنے والے کو چھ ماہ قید یا مشقت کی سزا دی جائے گی۔ اس قانون کی رو سے عامل اور بھگت وغیرہ لوگوں کو وید کے منتر اور قرآن شریف کی آیات پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

دربار بڑودہ کا یہ اقدام نہائت ہی قابل تعریف ہے۔ رمال اور عامل وغیرہ لوگ اپنے اعمال اور افعال کے لحاظ سے قطعاً اس قابل نہیں کہ انہیں عوام کو جانی اور مالی نقصانات پہونچانے کے لئے اور وید و قرآن کریم کی آیات کی ہتک کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔ معلوم نہیں ایک مسلمان اخبار نے اس بارے میں کس عقل و سمجھ کی بنا پر لکھا ہے کہ "ریاست بڑودہ میں مذہب کے خلاف جہاد" اور "لامذہبی والحاد کے انتظامات"۔ یہ تو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مقدس مذہبی کتب کی خدمت ہے۔ جس کے لئے ہندو مسلمانوں کو دربار بڑودہ کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان دھوکہ باز لوگوں کی سرگرمی کے انسداد کے لئے سرکاری علاقوں میں بھی قانون بنایا جائے۔

# حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری کا المناک انتقال

نہائت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ آج صبح ایک نہائت ہی المناک واقعہ پیش آیا۔ حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری مولوی فاضل مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن کی حیثیت سے صبح ایک پارٹی کے ساتھ محلہ دارالرحمت میں نالیاں درست کر رہے تھے۔ کہ دفعۃً انہیں سر درد کی شکائت ہوئی۔ جو آناً فاناً بے حد شدت اختیار کر گئی۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ انہیں اٹھا کر نور ہسپتال میں لے جایا گیا اور ممکن طبی امداد بہم پہونچانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن افسوس کہ کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اور نو بجے کے قریب ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موت کے واقعہ ہونے کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی۔ یہ جوانا مرگ نہائت ہی المناک ہے۔ اور اس لحاظ سے اس الم میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ کہ مرحوم جہاں نہائت مخلص دیندار اور پُرجوش خادم احمدیت تھا۔ وہاں صوفی علی محمد صاحب ملازم میاں میر کا اکلوتا بچہ تھا۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب صوفی صاحب موصوف سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالے ہی ان کے قلب محزون کا چارہ ساز ہو۔ مرحوم نے اپنی یادگار میں چند ماہ کی ایک چھوٹی بچی چھوڑی ہے۔

بعد نماز عصر مرحوم کا جنازہ اٹھایا گیا۔ ایک بہت بڑا مجمع ساتھ تھا۔ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں تھوڑی دیر نعش رکھ کر چہرہ دکھایا گیا۔ اور پھر باغ میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اور مرحوم کے متعلقین کے لئے صبر کی دعا کریں۔

# محلہ دارالرحمت کی طرف سے قرارداد تعزیت

قادیان ۲ مئی۔ آج بعد نماز مغرب اہالیان محلہ دارالرحمت کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے مختصر سی تقریر کی۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پیش کی۔ جس پر سب نے اتفاق کیا:-

اہالیان محلہ دارالرحمت کا یہ اجتماع حافظ بشیر احمد صاحب کی ناگہانی جوانا مرگ پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ حافظ صاحب مرحوم نہائت صالح نوجوان اور سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ اس صدمہ پر جناب صوفی علی محمد صاحب نے جو صبر و استقامت کا نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالے انہیں اس کی بہتر سے بہتر جزا دے۔ ہم اپنی طرف سے ان کی خدمت میں اور حافظ صاحب مرحوم کے دیگر پسماندگان کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے حافظ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

خاکسار۔ غلام احمد مجاہد صدر محلہ دارالرحمت

# مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا

تمام احمدی احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ مولوی فاضل کا امتحان قادیان کے سنٹر میں ۹ مئی ۱۹۳۸ء کو شروع ہونے والا ہے۔ تمام امیدواروں کے لئے جو امتحان میں شامل ہو رہے ہیں دعا فرمائی جائے۔ کہ خدا تعالے کامیاب فرما کر اپنے پاک سلسلہ

الکتابُ وَالحِکمۃ

# بعض مضامین کے متعلّق قرآن مجید سے استدلال

ازحضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

## ۱۸۱۔ صفاتِ الٰہیہ بالارادہ ہیں نہ کہ بالاضطرار

خدا تعالےٰ کے وجود کو اکثر دُنیا مانتی ہے۔ بلکہ دہریہ بھی۔ لیکن وہ اور نیچری اور آریہ ایسا خدا مانتے ہیں جس کی صفات اور افعال اضطراری ہوں۔ یعنی اس کی خاصیتیں اس کے ارادہ کے ماتحت نہ ہوں۔ بلکہ مجبوراً چل رہی ہوں۔ گویا وہ خود قانون کے ماتحت ہے۔ مگر قرآن کا خدا قوانین اور مجبوریوں سے جکڑا ہُوا نہیں۔ بلکہ اپنی مرضی اور مشیت کا خدا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ اور ہر صفت کے ظہور کے وقت اس کا ارادہ ساتھ ہوتا ہے۔ وُہ پابند نہیں ہے۔ کہ مقررہ قوانین پر ہی چلنے پر مجبور ہو۔

غرض وہ یفعل ما یشاء اور فعّال لما یرید خدا ہے۔ نہ کہ ایک مشین۔ جو بعض قواعد کے ماتحت چلتی ہو۔ بے شک اس نے قاعدے اور قانون بنائے ہیں۔ مگر وُہ خود ان سے بالاتر ہے۔ اور اپنی مشیت کے جلوے اپنے مقررہ قوانین کو توڑ کر بھی دکھاتا رہتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے غالبٌ علٰی امرِہٖ ہونے کا ثبوت بھی دے۔ مثلاً وُہ انصاف اور جزا سزا دیتا ہے۔ مگر اس میں مجبُور نہیں۔ کہ فلاں نیکی کے عوض ضرور اتنا۔ یا اس قسم کا بدلہ دے۔ یا گناہ کی سزا ضرور اتنی اور ایسی دے۔ بلکہ وُہ مالکِ یوم الدین ہے۔ یعنی انصاف کے وقت کا بھی پورا مالک ہے۔ چاہے تو اندازہ سے بہت بڑھ کر جزا دیدے۔ چاہے۔ تو گناہ معاف کر دے۔ ہاں نیکی کی جزا جہنم کبھی نہیں دے گا۔ کیونکہ یہ ظلم ہے۔ اور انصاف کے منافی ہے۔ اور تقدس پر داغ ہے اور بے رحمی ہے۔ و عیب ہے۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ اس کی صفت ہے۔ ہاں وُہ یخلق ما یشاء و مختار ہے۔ غرض ہمارا خدا پُورا مالک اور کامل مختار ہے اور ایسے ہی خدا کو انسانی فطرت چاہتی ہے۔ جو خدا کو آزاد۔ مختار۔ مرضی کا مالک ارادہ والا اور لا یسئل عما یفعل نہ ہو۔ وہ خدا ہی کیونکر ہُوا؟ وُہ تو بندہ ہی ہُوا۔

## ۱۸۲۔ دُکھ کیوں ہے؟

پہلے بھی اس پر ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے مختصر یہ کہ اگر خدا رؤف رحیم ہے تو دُنیا میں دکھ۔ تکالیف۔ امراض۔ مصائب۔ قحط۔ اور وبا کیوں ہیں؟

**جواب**:۔ اس لئے کہ:۔

(۱) جو ان تکالیف سے بچے ہُوئے ہیں۔ وُہ خدا کا شکر کریں۔

(۲) خدا کی جلالی صفات اپنا تقاضا پُورا کریں۔

(۳) اس کی قدرت ظاہر ہو۔ کہ وُہ کیا کیا کر سکتا ہے۔

(۴) اس کا وجود ثابت ہو۔ اگر ہمیشہ ایک سا کارخانہ رہتا۔ تو خدا کا وجود مشتبہ ہو جاتا۔

(۵) طبعی قوانین کی نافرمانی کی سزا۔

(۶) ابتلاء برائے استغفار۔ (و لنبلونکم بشیءٍ من الخوف الخ)

(۷) آئندہ کی اصلاح (لعلھم یرجعون)

(۸) جو لوگ اعلےٰ اعمال نہیں کر سکتے۔ ان کے اعمال کا قائم مقام بیماریاں۔ دکھ اور تکالیف ہوتی ہیں۔ اگر ان پر صبر کریں گے۔ تو اعمال کرنے والوں کے برابر جزا ملے گی۔

(۹) علم و حکمت بڑھانے کو۔ تاکہ لوگ وجوہات۔ علاج اور تدابیر تلاش کریں۔

(۱۰) شرعی گناہوں کی سزا کا وُہ حصہ جو اسی دُنیا میں ملتا ہے (لیذیقھم بعض الذی عملوا)۔

(۱۱) لوگ سرکش نہ ہو جائیں (لبغوا فی الارض)

(۱۲) دُنیا کا کارخانہ چلے۔ سب تندرست کھاتے پیتے ہوتے۔ تو کام نہ چلتا۔ کیونکہ دُنیا کا نظام ایک دوسرے کے احتیاج پر مبنی ہے۔

(۱۳) لوگوں کو ثواب ملے۔ غریب نہ ہوتا۔ تو امیر کو سخاوت کا ثواب کیونکر ملتا۔ کوئی قابلِ رحم نہ ہوتا۔ تو رحم کس پر کیا جاتا۔

(۱۴) اخلاق کا تقاضا پورا کرنے کو جیسے ربوبیت کمزوری کی طالب ہے۔

(۱۵) یہ ثابت کرنے کو کہ آخرت اصل چیز ہے۔ دُنیا اصل چیز نہیں ہے۔ بلکہ محنت مشقت اور ابتلا کا مقام ہے۔ اس کا بدلہ آگے چل کر ملے گا۔

(۱۶) لوگوں کے ظلم ایک دوسرے پر دکھ کا باعث ہوتے ہیں (مگر مظلوم کو جزا آئندہ جہان میں ملے گی)

(۱۷) طبعی تکالیف مثلاً موت۔ اور بچہ جننے کا دکھ۔ یہ بعض حکمتوں اور مصالح پر مبنی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے۔ تو لوگوں کا نقصان زیادہ ہوتا۔ اور سخت حادثات اور ناگوار باتیں پیش آتیں۔

(۱۸) لطف۔ آرام اور راحت کا احساس قائم رکھنے کے لئے۔ کیونکہ بغیر تکلیف کے کوئی مزا نہیں۔

(۱۹) انسان ترقی کرے۔ اور ترقی کے لئے روکیں ضروری ہوتی ہیں۔ انہی روکوں کا نام مصائب ہے۔

(۲۰) قربانی میں ہمیشہ دکھ ہوتا ہے جب کوئی چیز کسی دوسرے کی خاطر قربان ہو گی۔ تو وُہ دکھ درد اٹھائے گی۔

(۲۱) موت چونکہ ہر جاندار پر لازمی ہے اس لئے اسے بہت سے مصالح کے ماتحت دکھوں کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا ہے۔

آخر میں یہ بات اصولاً یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر دکھ کا بدلہ اور انعام ملے گا۔ خواہ اسی دُنیا میں۔ خواہ آخرت میں۔

## ۱۸۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق کا مقابلہ عام انسانوں کے اخلاق سے تو ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو وہ جگہ ہے جہاں دوسرے نبی بھی عاجز ہیں۔ سورۃ یوسف میں آتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جب بادشاہ کا ایلچی آیا۔ کہ ان کو قید خانہ سے چھڑا کر لیجائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ارجع الٰی ربّک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن یعنی واپس چلا جا۔ اور بادشاہ سے کہو۔ کہ وُہ جو عورتوں کے ہاتھ کاٹنے والا معاملہ ہُوا تھا۔ اس کی تفتیش کرو۔ پھر میں یہاں سے نکلوں گا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں یوسف کی جگہ قید خانہ میں ہوتا۔ تو ایلچی کے ساتھ فوراً باہر نکل آتا۔ یعنی اتنا جھگڑا اور تحقیقات نہ کراتا۔ اس سے یہ مُراد نہیں۔ کہ نعوذ باللہ آپ بے صبر تھے۔ اور یوسف آپ سے زیادہ صبر والے اور آپ سے زیادہ اپنی بریت کرانے والے تھے۔ بلکہ اس سے آپ کے اعلےٰ ترین اخلاق پر روشنی پڑتی ہے۔ یعنی باوجود اس عورت کے قید کرا دینے کے اور کئی سال تک ایذا میں رکھنے کے میں پھر بھی اس کا اتنا احسان یاد رکھتا۔ کہ مزید تحقیقات کرا کر اس کی پردہ دری نہ کراتا۔ اور اس کے راز اور عیوب کو عدالتوں میں افشا نہ کراتا۔ جو کچھ اس نے کیا تھا۔ سو کیا تھا۔ اسے جانے دیتا۔ اور معاف کر دیتا۔ کیونکہ آخر ایک کمزور عورت تھی۔ اور محسنہ تھی۔ اسی طرح ایک اور مثال لے لیں۔ حضرت نوحؑ نے تنگ آ کر آخر اپنی قوم پر بددعا کی۔ اور ایسی سخت بددعا کہ اسے فنا ہی کروا ڈالا۔ اس کے مقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی اپنی قوم پر ایسی بددُعا نہیں کی۔ بلکہ اس قدر دعا ان کی ہدایت کے لئے کی کہ آخر سارا ملک اور ساری قوم مسلمان ہو گئی۔ کس قدر قومی ہمدردی آپکی حضرت نوحؑ سے زیادہ ثابت ہوتی ہے۔

۱۴۲

# ہندوؤں کو صحیح اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہئیے

## اسلام کی بیمثال اور حیرت انگیز ترقی

مسٹر ایم۔ این رائے نے جو ایک مشہور غیر مسلم مبصر ہیں۔ کتاب "The Historical Role of Islam" کے دیباچہ میں اسلام کی ترقی کے متعلق نہائت دلچسپ بحث کی ہے۔ جس کا ریویو آف ریلیجنز" سے ترجمہ کر کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

مذہب اسلام کی فوری ترقی اور اس کی حیرت انگیز وسعت تاریخ نوع انسانی کا ایک نہائت ہی مسحور کن باب ہے۔ اور ہندوستان کی تاریخ کے موجودہ نازک دور میں خالی الذہن ہو کر اس کا مطالعہ کرنا غائت درجہ ضروری ہے۔ گو علمی لحاظ سے ایسا مطالعہ بذات خود بہت مفید چیز ہے اور علمی تحقیق و تفحص کا بھی یقینی طور پر انسان کو معقول صلہ مل جاتا ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں ہر ہندوستانی کے لئے علی العموم اور ہندوؤں کے لئے علی الخصوص یہ امر سیاسی لحاظ سے نہائت ہی اہم اور ضروری ہے۔ کہ وہ اسلام کی تاریخی حیثیت کو نیز اس بہت بڑے اضافہ کو جو اس نے انسانی تمدن و ثقافت میں کیا ہے۔ مناسب طور پر سمجھ لیں:

ہندوستان میں رسول عربی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیرؤوں کی ایک بہت بڑی تعداد آباد ہے۔ اور شائد بہتوں کو اس بات کا احساس نہ ہوگا۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد خالص اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن اتنی صدیاں گزر جانے کے باوجود ہندوستان کی آبادی کے اس معتدبہ حصہ کو عموماً ایک غیر ملکی عنصر تصور کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی کھوکھلی قومی عمارت میں یہ عجیب و غریب لیکن نہائت ہی افسوسناک شگاف اپنے اندر ایک تاریخی وجہ رکھتا ہے۔ مسلمان ابتداءً ہندوستان میں حملہ آور کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ انہوں نے اس ملک کو فتح کیا۔ اور کئی سو سال تک اس پر حکمران رہے۔ فاتح اور مفتوح کا باہم تعلق ہماری قومی تاریخ پر گہرے نشانات چھوڑ گیا ہے۔ تاہم ان گزشتہ تعلقات کے ناخوشگوار اثرات کی یاد اس موجود الوقت احساس کے باعث کہ دونوں قومیں ایک ہی آقا کی غلام ہیں۔ متواتر محو ہوتی چلی جا رہی ہے کیونکہ برطانی استعمار کے اثرات جہاں مسلمانوں کے ایک کثیر حصہ کے لئے تکلیف دہ اور مضرت رساں ہیں۔ وہاں ہندو عوام کے لئے بھی ویسے ہی تکلیف کا باعث ہیں۔ اور مسلمان بلاشبہ ہندوستانی قوم کا ایک ایسا جزو لاینفک بن چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی حکومت کے تاریخی حالات بجا طور پر تاریخ ہند کے ابواب قرار دیئے گئے ہیں۔ فی الحقیقت جذبات قومیت نے زمانہ ماضی کے دلآزار تاثرات کو محو کرنے میں بہت بڑی امداد دی ہے۔ نیز اس بات سے کہ ہندوستانی موجودہ غلامی کے احساس ندامت کو مٹانے کے لئے اپنی تسلی کے طور پر گزشتہ زمانہ کی حقیقی یا روائتی شوکت و سطوت کے تصور میں پناہ لینے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کی قومی حیثیت واضح طور پر ظاہر ہونے لگی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ایک ہندو جو شہنشاہ اکبر کے زمانہ کی شان و شوکت پر فخر کرتا آیا ہے اسے شاہ جہاں کی بیش بہا عمارتی یادگاروں پر ناز ہے۔ آج بھی نہائت حیرت انگیز طور پر اپنے اس ہمسائے سے جو ان بلند پایہ شہنشاہوں کا جن کے متعلق یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ہندوستان کی تاریخ کو چار چاند لگا دیئے۔ ہم مذہب یا ہم قوم ہے۔ شدید اختلاف رکھتا ہے ایسا اختلاف کہ جس کا دور ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ راسخ العقیدہ ہندو جو ہندوستان کی آبادی کے ایک بہت بڑے حصہ پر مشتمل ہیں۔ ایک مسلمان کو خواہ وہ کتنا ہی عالی نسب اعلےٰ تعلیم یافتہ یا قابل قدر تمدنی اوصاف کا حامل کیوں نہ ہو۔ ایسا ملیچھ اور ناپاک تصور کرتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک اس کے ساتھ اس سلوک سے زیادہ بہتر سلوک نہیں ہونا چاہیئے جو ایک رذیل شودر سے کیا جاتا ہے۔ اس حیرت انگیز صورت حالات کی وجہ وہ تعصب ہے۔ جو زمانہ ماضی میں غیر ملکی فاتحین سے مفتوحین کی نفرت کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ لیکن وہ سیاسی تعلق جسکے نتیجہ میں یہ تعصب پیدا ہوا۔ ایک قصہ پارینہ بن چکا ہے۔ تاہم وہ ابھی تک موجود ہے۔ اور نہ صرف قومی اتحاد کے رستہ میں ایک بہت بڑی روک کا موجب بن رہا ہے۔ بلکہ تاریخ کے صحیح اور بے لوث مطالعہ کی راہ میں بھی حائل ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں ایسی مثال شائد اور کہیں نہیں ملے گی۔ کہ دو قومیں اس قدر لمبا عرصہ ایک ہی ملک میں رہنے کے باوجود ایک دوسری کے تمدن کو سمجھنے سے قاصر رہی ہوں۔ اس وقت دنیا کی کوئی متمدن قوم تاریخ اسلام سے اسقدر ناواقف اور مذہب اسلام سے اس قدر نفور نہیں جسقدر ہندو ہیں۔ روحانی استعمار ہمارے قومی دستور الفکر کا ایک نمایاں پہلو ہے لیکن یہ جذبہ مذہب اسلام سے تعلق کے سلسلہ میں سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ رسول عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کے متعلق جو ہندو اکثرت خیالات انتہائی غلط بیانی پر مبنی ہیں۔ ایک عام تعلیمیافتہ ہندو اسلام کی بہت بڑی انقلابی حیثیت نیز اس انقلاب کے عظیم الشان تمدنی ثمرات سے بالکل ناواقف اور ان کی قدر و قیمت سمجھنے سے قاصر ہے۔ اسلام کے متعلق زہریلے خیالات اگر اس قدر مضرت رساں نتائج کے حامل نہ ہوتے تو ہم انہیں مضحکہ خیز سمجھ کر نظر انداز کر سکتے تھے۔ لیکن ہمیں چاہیئے۔ کہ نہ صرف اہل ہند کے قومی اتحاد کی خاطر بلکہ علمی اور تاریخی صداقت کے قیام کی خاطر بھی ان خیالات کا مقابلہ کریں۔ کیونکہ ہندوستان کی تاریخ کے اس نہائت ہی نازک مرحلہ پر اسلام کی تمدنی حیثیت کو صحیح طور پر سمجھنا بہت ہی اہم اور ضروری ہے:

مشہور مورخ گبن اسلام کی ترقی کے متعلق لکھتا ہے:

"اسلام کی ترقی ایک ایسا قابل یادگار انقلاب ہے۔ جس نے کرہ عالم پر بسنے والی اقوام پر نئے اور ہمیشہ قائم رہنے والے نقوش ثبت کر دیئے ہیں"

انسان حیران رہ جاتا ہے۔ جب یہ تصور کرتا ہے۔ کہ صحرائے عرب سے اٹھنے والے خانہ بدوش لوگوں کے چھوٹے سے گروہ نے جس میں ایک نئے مذہب کا جوش آگ کی طرح شعلہ زن تھا ازمنہ قدیمہ کی دو مضبوط ترین سلطنتوں کو تہ و بالا کر دیا ہو۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بعثت پر مشکل سے پچاس سال گزرے ہونگے کہ آپ کے پیرؤوں نے ایک طرف ہندوستان کی سرحدات پر اور دوسری طرف بحر اوقیانوس کے ساحل پر فاتحانہ انداز میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا۔ دمشق کے پہلے خلفاء کی سلطنت اس قدر وسیع تھی۔ کہ تیز ترین اونٹ بھی پانچ ماہ سے کم عرصہ میں اس کی مسافت کو طے نہ کر سکتے تھے۔ اور سنہ ہجری کی پہلی صدی کے اختتام پر خلفائے مسلمین دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور حکمران تصور کئے جاتے تھے:

ہر نبی اپنی صداقت کی بنیاد معجزات پر رکھتا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو تمام انبیاء سے جو خواہ آپ سے پہلے گذرے ہوں۔ یا بعد میں آئیں۔ افضل تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ اسلام کی ترقی کا معجزہ آپ کے تمام معجزات میں سب سے زیادہ حیرت انگیز ہے۔

آگسٹس کی سلطنتِ روم جسے بعد میں ٹرائے (TROY) کے خداکاروں نے اور زیادہ وسیع کر دیا تھا۔ ان شاندار فتوحات کا نتیجہ تھی۔ جو سات سو سال کے عرصہ میں حاصل کی گئیں۔ لیکن پھر بھی یہ سلطنت عرب کی اس سلطنت سے چھوٹی تھی۔ جو ایک صدی سے کم عرصہ میں قائم کر دی گئی سکندر کی سلطنت بھی خلفائے اسلام کی بہت بڑی سلطنت کا ایک حقیر حصہ تھی سلطنت فارس نے قریباً ایک ہزار سال تک روم کے اسلحہ کا مقابلہ کیا۔ لیکن "خدا کی تلوار" نے دس سال سے بھی کم عرصہ میں اسے مغلوب کر لیا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کا ایک مورخ ایچ۔ اے۔ ایل فشر اپنی کتاب ہسٹری آف یورپ میں اسلام کی ترقی کے معجزہ کو بیان کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"دنیا میں کسی عربی حکومت کا کہیں بھی نام و نشان نہ تھا۔ نہ کوئی باقاعدہ فوج تھی۔ اور نہ کوئی مشترکہ سیاسی خواہشات تھیں۔ عرب شاعر تھے مفکر تھے۔ جنگی خصائل رکھتے تھے۔ تاجر تھے مگر سیاستدان نہیں تھے۔ مذہب ان کے لئے مضبوطی یا اتحاد قومی کا باعث نہ تھا۔ وہ ایک پست قسم کی بت پرستی کا شکار تھے۔ ... ایک سو سال کے دوران گمنام وحشیوں نے ایک بہت بڑی سلطنت حاصل کر لی۔ انہوں نے شام اور مصر کو فتح کیا۔ وہ فارس پر قابض ہوئے۔ اور اسے مسلمان بنایا مغربی ترکستان اور پنجاب کے ایک حصہ کو اپنے زیر نگیں کیا۔ افریقہ کو بازنطینیوں اور بربروں سے چھینا ہسپانیہ کو وسی گوتھس سے حاصل کیا۔ مغرب میں فرانس کو ترساں کیا اور مشرق میں قسطنطنیہ کو ہراساں کیا ان کے شام اور اسکندریہ کی بندرگاہوں پر تعمیر کردہ بیڑوں نے بحیرہ روم کے پانیوں کو کھنگالا۔ یونانی جزیروں کو پامال کیا۔ اور بازنطینی سلطنت کی بحری طاقت کو چیلنج کیا۔ یہاں تک کہ بحیرہ روم روما کی جھیل نہ رہی۔ یورپ کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک عیسائی ریاستیں ایک نئی مشرقی مذہب پر مبنی ایک جدید مشرقی تہذیب سے جو انہیں چیلنج کر رہی تھی۔ دوچار تھیں"

یہ بہت بڑا معجزہ کس طرح عمل میں آیا۔ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب دینے سے مورخین قاصر ہیں۔ آج علمی دنیا نے اس مضحکہ خیز تھیوری کو رد کر دیا ہے۔ کہ سنجیدہ اور غیر متعصب لوگوں پر مذہبی دیوانگی کی فتح اسلام کی ترقی کا باعث تھی۔ اسلام کی اس حیرت انگیز ترقی کی وجہ دراصل اس کی انقلابی خاصیت تھی۔ نیز اس کی وہ قابلیت تھی جس نے عوام کو مایوسی کے اس گڑھے سے نکالا۔ جس میں یونان روما۔ فارس۔ چین اور ہندوستان کی بوسیدہ قدیمی تہذیبوں نے انہیں گرا رکھا تھا ؀

# حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

خدا تعالےٰ کی بعض حکمتوں کے ماتحت اور خداوند کریم کی عین مہربانی سے مجھے یہ سعادت چودہ سال بعد پھر نصیب ہوئی۔ کہ میں دارالامان قادیان میں وارد ہوا۔ قادیان کی بڑی سرعت سے ترقی دیکھکر خدا تعالےٰ کی نصرت اس مبارک قصبہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہاں وہ زمانہ کہ قادیان ایک چھوٹا سا گمنام گاؤں تھا کجا یہ وقت کہ اب دنیا کے گوشوں تک اس کی شہرت پھیل گئی ہے۔ اور اکناف عالم سے مخلصین اس کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے یاتیک من کل فج عمیق۔ نیز یہ کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دونگا۔

جہاں میں ان امور کو دیکھکر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ وہاں ایک حزن کا اظہار بھی ضروری ہے۔ کیونکہ آج ایک فرشتہ خصلت اور مقبول العام فاضل اجل میری نظروں سے غائب ہے۔ وہ میرے پیارے استاد علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ ہیں

یوں تو مجھے ملایشیا ہی میں حافظ صاحب کے انتقال کی اطلاع الفضل کے ذریعہ مل چکی تھی۔ مگر مجھ پر اس کی پوری کیفیت قادیان شریف میں آنے سے ہی منکشف ہوئی۔ اگرچہ الفضل کے پڑھنے سے حافظ صاحب کی وفات کے متعلق کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہ تھی۔ پر مجھے وہ خبر ایسی معلوم دیتی تھی۔ کہ گویا ایک خواب دیکھ رہا ہوں۔ اور گمان یہ تھا کہ حافظ صاحب مرحوم زندہ ہیں۔ مگر یہاں آنے سے معلوم ہوا۔ کہ الفضل کی خبر درست تھی۔ کیونکہ ہر گوشہ میں تلاش کرنے کے باوجود جناب حافظ صاحب نظر نہیں آئے۔ بلکہ آپ کی قبر بہشتی مقبرہ میں دیکھی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب شروع شروع میں جامعہ احمدیہ کھلا۔ اور حافظ صاحب پروفیسر مقرر ہوئے۔ تو حافظ صاحب نے خود از راہ نوازش مجھ سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ اس میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ کہ میں مولوی فاضلوں کے ساتھ بیٹھکر پڑھوں۔ کیونکہ میری عربی تعلیم ابتدائی حالت میں تھی۔ لیکن جناب حافظ صاحب نے بہت محبت بھرے الفاظ میں فرمایا۔ کہ کوئی حرج نہیں۔ میں آپ کی پڑھائی کا خاص خیال رکھوں گا۔ چونکہ مجھے علم کا بیحد شوق تھا۔ میں نے فوراً لبیک کہتے ہوئے قبول کیا۔ اور اس طرح پر مجھے حافظ صاحب کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔

حافظ صاحب مرحوم کا قلب محبت کا ایک چشمہ تھا۔ آپ اپنے شاگردوں سے خاص محبت کرتے تھے۔ وقتاً فوقتاً ہماری مبلغین کلاس کے سب طلباء کو اپنے دولت خانہ میں دعوت طعام دیتے۔ اور کلاس میں گاہے بگاہے دودھ اور لسی پلاتے۔ جب سبق کے دوران میں کوئی شاگرد کوئی سوال کرتا تو بڑی محبت سے اور احسن پیرایہ میں اس کا جواب دیتے۔ اور اگرچہ کتنے ہی سوالات کئے جاتے۔ آپ کبھی نہ اکتاتے۔ بلکہ سوالات پر خوش ہوتے اور خوش اسلوبی سے جواب دیتے۔

جناب حافظ صاحب مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ آپ کے شاگرد آپ کے علوم و فیوض سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں اور دین متین کے خادم بنیں۔

مجھے افسوس ہے کہ میں جناب حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی وہ تعریف کرنے کا اہل نہیں جس کے آپ مستحق تھے۔ تاہم میں نے اپنا جذبہ دل ظاہر کرنے کیلئے یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ لکھے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند پاک ہمارے پیارے استاد کو جنت میں جگہ دے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم میں بھی وہی جوش وہی ولولہ اور وہی حسن اخلاق پیدا ہوں۔ جو آپ کے وجود

# بیرونی انجمنوں کے جدید عہدیداروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار یکم مئی ۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۴۱ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں سابقہ عہدہ داروں کو چاہئیے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہئیے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں

## شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری احمد مختار صاحب
جائنٹ سکرٹری میاں اللہ بخش صاحب
سکرٹری تبلیغ قاضی حبیب اللہ صاحب
سکرٹری وصایا ملک بشیر احمد صاحب
سکرٹری امور عامہ ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب

## دولت پور ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ خانصاحب ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
وائس " چوہدری غلام احمد صاحب پلیڈر
سکرٹری تبلیغ " غلام حسین صاحب
سکرٹری مال " نذیر احمد صاحب بی اے
محصل " غلام احمد صاحب پلیڈر
معاون محصل " منگا صاحب

## فیروزپور چھاؤنی

سکرٹری مال بابو احمد جان صاحب
سکرٹری تبلیغ بابو محمد سعید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ملک عبد الرحمن صاحب
امام الصلوٰۃ منشی رحمت خانصاحب
نائب سکرٹری تبلیغ میاں عبد الرحمن صاحب

## راولپنڈی

سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری فتح محمد صاحب
سکرٹری مال چوہدری عبد اللہ خانصاحب بی اے
سکرٹری تبلیغ راجہ عبد الحمید صاحب
سکرٹری امور عامہ چوہدری محمد افضل صاحب
" خارجہ " "
سکرٹری وصایا بابو محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری ضیافت " "
سکرٹری تالیف و تصنیف خواجہ عنایت اللہ صاحب
امین چوہدری عبد الرحمن صاحب
آڈیٹر " ظہیر احمد صاحب

## احمد آباد سٹیٹ

پریذیڈنٹ چوہدری غلام احمد صاحب
سکرٹری امور عامہ " "
سکرٹری مال سید علی اصغر شاہ صاحب
" وصایا " "
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی محمد عبد اللہ صاحب
" دعوۃ و تبلیغ مولوی محمد سرور خانصاحب فاضل

## چک نمبر ۴۲ راوتیانی

پریذیڈنٹ پیر عبد العلی صاحب
سکرٹری مال حکیم احمد سعید صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" تبلیغ بھائی محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۳۰

## لدھیانہ

پریذیڈنٹ مولوی برکت علی صاحب لائق
سکرٹری تبلیغ سید محمد حسین شاہ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت بابو رحمت اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ سید وجیہ احمد صاحب
" امور خارجہ " "
سکرٹری وصایا چوہدری فتح محمد صاحب
" مال " "
محاسب " "
آڈیٹر بابو عبد الغنی صاحب

## پاکپٹن ضلع منٹگمری

سکرٹری تبلیغ میاں فضل حق صاحب زرگر
" مال میاں عبد الحق صاحب زرگر
" تعلیم و تربیت چوہدری عزیز حسین صاحب نجم
" وصایا منشی نور محمد صاحب پٹواری
" ضیافت میاں وارث علی صاحب زرگر
" امور عامہ چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ
" خارجہ

## پڈھ رانجھا ضلع شاہپور

سکرٹری تعلیم و تربیت ماسٹر مہدی شاہ صاحب

سکرٹری تبلیغ ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد
" انصار اللہ اخوند زادہ ماسٹر خادم حسین صاحب
سکرٹری مال راجہ بشیر الدین احمد صاحب
محاسب " "
سکرٹری تحریکات جدید شیخ مولا بخش صاحب
" مال تحریک جدید راجہ بشیر الدین احمد صاحب

## کریام ضلع جالندھر

سکرٹری تبلیغ چوہدری محمد علی خان صاحب
" تعلیم و تربیت میاں جی نعمت خانصاحب
" امور عامہ چوہدری مہر خان صاحب
" خارجہ " "
سکرٹری وصایا ماسٹر عبد الغنی خانصاحب
" مال " "
آڈیٹر چوہدری یوسف علی خانصاحب
امین " اسد اللہ خان صاحب

## کیمل پور

سکرٹری مال میاں جان محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس
سکرٹری تبلیغ شیخ تاج محمود صاحب

## آئنہ ضلع شیخوپورہ

سکرٹری تبلیغ سید لال شاہ صاحب
" مال منشی محمد الدین صاحب
" تعلیم و تربیت " "
سکرٹری وصایا ملک عبد اللہ صاحب
" امور عامہ چوہدری احمد الدین صاحب
" تحریک جدید عام سید لال شاہ صاحب
" مال حاجی عیسٰی صاحب

## بھینی ضلع شیخوپورہ

سکرٹری مال مولوی عبد المجید صاحب سکنہ بھینی
" تبلیغ شیخ محمد انور صاحب سکنہ ہیلوال
محصل نمبر ۱ چوہدری عمر دین صاحب سکنہ بھوٹیوال
محصل نمبر ۲ مستری محمد ابراہیم صاحب سکنہ بھینی

## جالندھر چھاؤنی

پریذیڈنٹ بابو فضل الدین صاحب اوورسیر
سکرٹری تبلیغ ماسٹر فقیر احمد صاحب ٹیچر
" امور عامہ محمد عبید اللہ خان صاحب جنبق
" تحریک جدید " "
" مال بابو محمد افضل صاحب سٹور کیپر

## سرگودھا

سکرٹری مال بابو غلام رسول صاحب پوسٹل کلرک
سکرٹری مال تحریک جدید " "
سکرٹری تبلیغ چوہدری تصدق حسین صاحب
" تعلیم و تربیت حافظ عبد العلی صاحب بی اے

سکرٹری امور عامہ و خارجہ حافظ عبد العلی صاحب بی اے
سکرٹری وصایا چوہدری محمد بخش صاحب گرداور قانونگو
سکرٹری ضیافت بابو محمد سعید صاحب کلرک ڈاکخانہ
" تحریک جدید " "
" ترقی اسلام چوہدری تصدق حسین صاحب
آڈیٹر چوہدری عزیز الدین احمد صاحب

## چک نمبر ۱۳۴ جنوبی ضلع شاہپور

پریذیڈنٹ چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار
سکرٹری مال منشی حسین بخش صاحب مدرس
محاسب " "
خزانچی چوہدری غلام رسول صاحب
محصل عبد اللہ خان صاحب

## ڈیرہ غازی خان

پریذیڈنٹ ملک عزیز محمد صاحب وکیل
وائس " چوہدری سلطان علی صاحب ہیڈ کلرک پولیس
سکرٹری امور عامہ و امور خارجہ ملک عزیز محمد صاحب وکیل
سکرٹری تبلیغ، تعلیم و تربیت، ضیافت حکیم حاجی عبد الخالق صاحب پنشنر
سکرٹری وصایا منشی غلام رسول صاحب پنشنر
" مال و محاسب مولوی محمد عثمان صاحب ٹیچر
آڈیٹر چوہدری سلطان علی صاحب ہیڈ کلرک پولیس

## نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور

جنرل سکرٹری و سکرٹری تعلیم و تربیت ملک محمد شفیع صاحب
سکرٹری مال و محاسب و تالیف و تصنیف خواجہ محمد شریف صاحب پوسٹل کلرک
سکرٹری تبلیغ چوہدری علی احمد صاحب
" امور عامہ و امور خارجہ مرزا غلام حیدر صاحب وکیل
سکرٹری وصایا و آڈیٹر چوہدری غلام حسن خان صاحب پوسٹل کلرک
سکرٹری ضیافت چوہدری محمد امین صاحب
امین مرزا غلام حیدر صاحب وکیل
محصل میاں اللہ دتا صاحب

(ناظر اعلیٰ)

# پنجاب میں وبائے ہیضہ کے انسدادی کوشش

اگرچہ پنجاب میں ہیضہ کے موسم میں وقتاً فوقتاً میلے منعقد ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان تقاریب کے سلسلہ میں حکام صحت عامہ کی طرف سے انسدادی تدابیر پر فوری عمل درآمد ہوتا رہا ہے۔ جس کے باعث یہ بیماری وبائی اور متعدی صورت اختیار نہ کرسکی۔ اب کی بار۔ بدقسمتی سے ہردوار پر کنبھ کے میلے سے آنے والے یاتریوں کے ذریعہ صوبہ بھر میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ اور متعدد مقامات اس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ جس کے باعث ایک تشویشناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ محکمہ صحت عامہ پنجاب نے اس امکان کا پہلے سے اندازہ لگا لیا تھا۔ اور انسدادی تدابیر وسیع پیمانہ پر اختیار کر لی تھیں۔ پنجاب کے بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں پر محکمہ مذکور اور محکمہ ریلوے کی طرف سے معائنہ کی مشترکہ چوکیاں قائم کر دی گئی تھیں۔ اور یہی انتظام سڑکوں پر خاص خاص مقامات پر کیا گیا تھا۔ تاکہ ایسے اشخاص کا پتہ لگ سکے جن پر ہیضہ میں مبتلا ہونے کا شبہ ہو۔ ان مریضوں کو دیگر اشخاص سے علیحدہ رکھنے اور ان کا علاج کرنے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جن چند اضلاع سے یاتریوں کی کثیر تعداد ہردوار پہنچی تھی۔ وہاں قانون امراض متعدی نافذ کر دیا گیا تھا۔ نیز مقامی حکام کو صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے زیر قانون مذکور خصوصی اختیارات دیئے گئے تھے۔ اب حکومت نے اس قانون کا اطلاق سارے صوبہ پر کر دیا ہے۔ اور آئندہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مقامی حکام کو کافی اختیارات دیدیئے ہیں۔ محکمہ صحت عامہ کے عملہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اور ہیضہ کے ٹیکہ کی دوائی کثیر مقدار میں فراہم کر لی گئی ہے۔ اس معاملہ میں لوکل باڈیز کو زبردست تنبیہ کر دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو پورا کریں۔ اس کے باوجود واضح رہے۔ کہ عوام کی سرگرم شرکت عمل اور امداد کے بغیر حکام صحت کی مساعی مشکور نہیں ہو سکتیں۔ حکام صحت کے مشورہ کے مطابق انسدادی تدابیر اختیار کرنے سے عوام اپنا فرض ادا کر سکتے ہیں۔ اور ان تدابیر میں سے سب سے ضروری یہ ہے۔ کہ ہردوار سے واپس آنے والے یاتری ہیضہ کا ٹیکہ لگوا لیں۔ اس طرح وبا زدہ علاقوں میں مرض خطرناک صورت اختیار نہیں کر سکیگا۔ اسہال یا قے نمودار ہونے پر مقامی افسر صحت کو فوراً اطلاع دینی چاہیئے۔

جو مریض ہیضہ میں مبتلا ہوں۔ ان کو خود انہی کے مفاد کے لئے اور ان کے رشتہ داروں دوستوں ہمسایوں اور عوام کی حفاظت کے خیال سے علیحدہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ مریضوں کو ہسپتالوں میں رکھنے کے لئے حکام محکمہ سے پورے اشتراک عمل سے کام لینا چاہیئے۔ ہسپتالوں میں ہر ایک مریض کا علاج کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ شہر یا گاؤں کے مختلف علاقوں سے مریضوں کو علیحدہ کرنے سے وبا ایک مرکزی مقام تک محدود ہو جاتی ہے۔ جہاں حکام محکمہ صحت ان کا فوری علاج کر سکتے ہیں۔ اور پھر وبا کے متعدی ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ جو اشخاص مریض کے پاس آتے جاتے ہوں۔ ان کو فوراً ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**پشاور** یکم مئی۔ گاندھی جی پشاور پہنچ گئے ہیں۔ اہل سرحد نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ گاندھی جی پشاور میں پہلی تقریر ۲ رمئی کو پولیٹیکل ڈسٹرکٹ کانفرنس میں کریں گے۔ ۸ رمئی کو اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا بھی اجلاس ہوگا۔ جس میں سرحد کی کانگرس وزارت سے متعلقہ اہم مسائل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ان امور کا فیصلہ کرنے میں گاندھی جی سے مشورہ لیا جائے گا۔ آپ مردان کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کا بھی دورہ کریں گے۔

**کٹک** یکم مئی۔ کانگرس اسمبلی پارٹی کا اجلاس آج بعد دوپہر اسمبلی کے کمیٹی روم میں اس صورت حالات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہؤا۔ جو مسٹر ڈین کے قائم مقام گورنر مقرر کئے جانے سے پیدا ہوگئی ہے۔ وزیر اعظم پوری میں ہونے کی وجہ سے میٹنگ میں شامل نہ ہو سکے۔ اس میٹنگ میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے کہ اگر گورنمنٹ نے اس غلطی کا تدارک نہ کیا تو وزارت کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

**نیل پھامری** (آسام) ۳۰ راپریل۔ یہاں زبردست طوفان آیا جس کے ساتھ ہلکی سی بارش ہوئی۔ طوفان ۲۰ منٹ تک جاری رہا۔ بہت سے مکانات تباہ ہوگئے۔ ایک مکان گرنے کی وجہ سے ایک دس سالہ لڑکی بھی ہلاک ہوگئی۔

**کوہاٹ** یکم مئی۔ ٹل سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ کے لوگوں کی استدعا پر حکومت نے ٹل سے شورش پسند علاقہ تک سڑک بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن فقیر ایپی اس کے خلاف ہے یہی وجہ ہے کہ وہ وزیری قبائل کو بھڑکا رہا ہے۔ یہ لوگ فوجی پارٹیوں پر حملہ کرتے اور سڑک اور پل کو اڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ فقیر ایپی کے متعلق معلوم ہؤا ہے کہ وہ اپنے صدر مقام سے غائب ہے اور اس نے اب کسی نامعلوم مقام میں سکونت اختیار کر لی ہے۔

**شملہ** ۳۰ راپریل۔ مرکزی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے ایک بل مرتب کیا جا رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کمسن بچوں کو ایسے کارخانہ جات میں جہاں خطرناک قسم کا کام ہو ملازم رکھنا ممنوع قرار دیا جائے۔ اس بل میں ایک تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ ۱۲ سال سے کم عمر بچوں کو کارخانہ جات میں کام نہ کرنے دیا جائے۔ مختلف صوبجاتی حکومتوں نے اس بارہ میں اپنی تجاویز حکومت ہند کے پاس بھیج دی ہیں۔ اس قسم کے بل ایک دو صوبوں میں پہلے ہی پاس ہو چکے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ یہ بل مرکزی اسمبلی میں بھاری اکثریت سے پاس ہو جائیگا۔

**لکھنؤ** ۳۰ راپریل۔ یوپی گورنمنٹ نے اسمبلی میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مزارعین کے متعلق بل کو ۳۱ رمئی تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

**پٹنہ** ۳۰ راپریل۔ بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ کے تعلیمیافتہ نوجوانوں کو بارروزگار بنانے کے پیش نظر ایک ایمپلائمنٹ بورڈ قائم کیا گیا ہے جس کے چیئرمین ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم ہونگے۔

**پٹنہ** ۳۰ راپریل۔ مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار اسمبلی کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کر رہے ہیں جس میں گورنمنٹ بہار سے سفارش کی جائے گی۔ کہ وہ حکام بالا تک یہ پیغام پہنچا دے۔ کہ صوبہ بہار کے لوگوں کو کسی قسم کا سرکاری خطاب یا اعزاز عطا کرنے کی تکلیف نہ کی جائے۔

**مدراس** ۳۰ راپریل۔ سیلم کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں میونسپل انتخابات کے سلسلہ میں کانگرس پارٹی اور مخالف پارٹی میں لڑائی ہوگئی جس کے نتیجہ کے طور پر ۸ آدمی زخمی ہوگئے۔

**بنگلور** ۳۰ راپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہؤا ہے کہ دور سوا تم میں گولی چلنے کے واقعہ کی تحقیق کے سلسلہ میں حکومت نے ایک تحقیقاتی ٹریبونل بٹھانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تین ارکان ہونگے۔ ایک ممبر میسور ہائی کورٹ سے لیا جائے گا۔

**پٹنہ** ۳۰ راپریل۔ ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے ڈاکٹر سید محمود کی سکیم کو سختی سے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے جگہ جگہ جلسے ہو رہے ہیں۔ جلوس نکالے جا رہے ہیں کمیٹیاں قائم کی جا رہی ہیں اور لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے سے ان کی زندگی بہتر بن سکتی ہے۔

**اسنسول** ۳۰ راپریل۔ رانی گنج کے ایک کارخانہ میں ۵۰۰ مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ ہڑتال کی وجہ یہ ہے کہ کارخانہ کے مالکوں نے چند مزدوروں کو علیحدہ کر دیا تھا۔

**ڈھاکہ** ۳۰ راپریل۔ یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر خوفناک طوفان آیا جس کے نتیجہ کے طور پر ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ مکانات گر گئے اور بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ بہت سے مقامات پر ٹیلیگراف کی تاریں بھی ٹوٹ گئیں۔

**بنارس** ۳۰ راپریل۔ مسٹر ایم این رائے نے کاشی ودیا پیٹھ کے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ وزارتیں قبول کر لینے کے بعد کانگرس آئین پرستی میں پھنستی جا رہی ہے اور امپیریلزم کے خلاف لڑنے کی انقلابی ذہنیت کھو رہی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو کانگرس کی حالت وہی ہو جائے گی جو ۱۹۱۹ء سے پہلے تھی۔ حصول سوراجیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ انقلابی ذہنیت کو مضبوط بنایا جائے آپ نے مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانگرس میں شامل ہوں اور اس پر قبضہ کر لیں تاکہ یہ بڑے بڑے لیڈروں کے ہاتھ سے نکل کر ملک کے عوام کی نمائندہ جماعت بن جائے۔

**جالندھر** ۳۰ راپریل معلوم ہؤا ہے کہ آئندہ ہفتے کے اختتام پر سر سکندر حیات خان اور سر چھوٹو رام دوآبہ کا دورہ کریں گے۔

**سونی پت** ۳۰ راپریل۔ تعزیہ کے موقع پر جو شیعہ سنی فساد ہو گیا تھا اب اس کی تحقیقات سرکاری طور پر ہونی شروع ہوگئی ہے۔

**لکھنؤ** ۳۰ راپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کو صدر اور مسٹر موہن لال سکسینہ کو مینیجنگ ڈائرکٹر منتخب کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ "نیشنل ہیرالڈ" نام سے ایک انگریزی روزنامہ نکالا جائے گا جس کا پہلا پرچہ یکم اگست کو شائع ہوگا۔

**کوئٹہ** یکم مئی۔ کوئٹہ کے ہیلتھ افسران ہیضہ کے مریضوں اور بالخصوص ہردوار سے آنے والوں کو کوئٹہ میں آنے سے روکنے کے لئے کافی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ کنبھ کے میلا سے واپس آنے والوں کو ریلوے سٹیشن پر ہی ٹیکے لگا دیئے جاتے ہیں۔

**بمبئی** ۳۰ راپریل۔ بمبئی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے فرقہ وارانہ فسادات کا مقابلہ کرنے کے لئے پولیس ایکٹ میں جو ترمیمی بل پیش کیا گیا ہے۔ اس کو جلد ہی قانونی حیثیت ملنے والی ہے۔ معلوم ہؤا ہے کہ اس بل کے قانون بننے پر پولیس کمشنر بمبئی کے قریب اشخاص کو جن کو وہ شہر کے امن کے لئے خطرناک خیال کرتے ہیں شہر بدر کر دیں گے۔

**لنڈن** ۲۹ اپریل۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ جب تک حکومت میکسیکو سے برطانوی جائداد کی ضبطی کے متعلق کوئی مفاہمت نہیں ہو جاتی۔ حکومت کے کسی کام میں میکسیکو کے تیل کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی